دلائل وحقائق کی روشنی میں
یا رسولِ اللہ
پکارنے کا ثبوت
مرتبہ
پروفیسر صاحبزادہ محمد ظفر الحق بندیالوی
مکتبہ جمالِ کرم
۱۔ مرکز الاویس (ستا ہوٹل) دربار مارکیٹ ۔ لاہور
A-1
548
3070

دِلم نالد چرا نالد ندانم
نِگاہے یارسُول اللہ نگاہے

یارسُول اللہ
پُکارنے کا ثبوت

مُرتّبہ

پروفیسر صاحبزادہ محمد ظفر الحق بندیالوی

مکتبہ جمالِ کرم

9۔ مرکز الاویس (نستا ہوٹل) دربار مارکیٹ۔ لاہور فون: 7324948

نام کتاب ——— یارسول اللہ پکارنے کا ثبوت

مصنف ——— پروفیسر صاحبزادہ ظفر الحق بندیالوی

اشاعت اول ——— فروری 2004ء

زیر اہتمام ——— ایم احسان الحق صدیقی
ملک خالد رمضان اعوان

تعداد ——— گیارہ سو

ناشر ——— مکتبہ جمال کرم لاہور

قیمت ——— 10 روپے

ملنے کا پتہ

ملنے کے پتے

(1) ضیاء القرآن پبلی کیشنز، گنج بخش روڈ لاہور
(2) ضیاء القرآن پبلی کیشنز 14 انفال پلازہ، کراچی
(3) فرید بکسٹال، اردو بازار لاہور
(4) احمد بک کارپوریشن عالم پلازہ کمیٹی چوک، راولپنڈی
(5) مکتبہ المجاہد دار العلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ سرگودھا

پیش لفظ

مادیت کے اس دور میں کم فہموں کی طرف سے ہر اس نیک کام پر، جس میں عشق رسول اور احترام مصطفیٰ ﷺ کا رنگ ہو، محض اپنی جہالت اور بغض باطن کی وجہ سے شرک و بدعت کا فتویٰ لگایا جا رہا ہے اور امت مسلمہ میں تفرقہ ڈالنے کی مذموم کوشش کی جا رہی ہے۔ ایسے لوگ ہر وقت ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو روکنے کے درپے ہیں۔ ان کی بدعقیدگی کی انتہا ہے کہ ان کے ناپاک کان آقائے نامدار کا اسم مبارک سننے سے بھی عاری ہو چکے ہیں، چنانچہ وہ ''نعرۂ رسالت'' پر شرک و بدعت کا فتویٰ لگا کر اسے روکنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور صرف کرتے ہیں۔

حالانکہ اگر بنظر غور دیکھا جائے، کتب احادیث اور تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اگر نعرۂ رسالت بدعت ہے تو بعینہٖ کذائیہ نعرۂ تکبیر بھی بدعت ہے۔ کیونکہ زمانہ نبوی ﷺ میں تو کجا بلکہ حضور اکرم ﷺ کی ظاہری حیات کے صدیوں بعد تک بھی اس نعرہ کا کہیں پتہ تک نہیں چلتا کہ کسی مقرر کی تقریر، معزز شخصیت کی آمد، یا دوسرے معاملات کے وقت ایک شخص زور سے ''نعرہ تکبیر'' پکارے اور دوسرے اس کے جواب میں ''اللہ اکبر'' کہیں۔

البتہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اور آپ کی ظاہری حیات کے بعد کے زمانہ میں صرف اتنا فرق ہوتا تھا کہ کسی خوش کن امر یا حیران کن بات یا عظمت الٰہی پر دال فعل دیکھ کر یا سن کر حضور اکرم ﷺ یا کوئی صحابی ''اللہ اکبر'' فرماتے۔ اکثر تو سامعین میں سے کوئی بھی ''اللہ اکبر'' نہ کہتا۔ ہاں البتہ شاذ و نادر ہی ایک دو صحابی ''اللہ اکبر'' کہہ دیتے۔ لیکن وہ بھی زوردار آواز سے نہیں بلکہ عام آواز سے۔

تو نعرۂ تکبیر میں درج ذیل بدعات ثابت ہوئیں:

۱۔ اسے نعرۂ تکبیر سے تعبیر کرنا۔ ۲۔ جب کوئی نعرۂ تکبیر کہے تو دوسروں کا ''اللہ اکبر'' کہنا۔ ۳۔ نعرۂ تکبیر کہنے والے کا چلا کر کہنا۔ ۴۔ جواب دینے والوں کا چلا کر کہنا۔

۵۔ تقاریر کے درمیانی وقفوں میں نعرہ لگانا۔ ۶۔ معززین کے استقبال میں یہ نعرہ بلند کرنا۔

جب اتنی بدعات کے باوجود نعرۂ تکبیر بدعت نہیں، تو نعرۂ رسالت یا دوسرے نعروں پر شرک وبدعت کا فتویٰ کیوں؟

جس طریقہ سے نعرۂ تکبیر زمانہ نبوی ﷺ میں رائج تھا، اسی طرح سے نعرۂ رسالت بھی رائج تھا۔

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ جب حضور ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ میں داخل ہوئے،

"فصعد الرجال والنساء فوق البیوت وتفرق الغلمان والخدم فی الطرق ینادون یا محمد یارسول اللہ۔" (صحیح مسلم، ج دوم، باب حدیث الھجرۃ)

(تو عورتیں اور مرد گھروں کی چھتوں پر چڑھ گئے، بچے اور غلام گلی کوچوں میں بکھر گئے (اور) یا محمد یارسول اللہ ﷺ کہتے تھے۔)

اس حدیث مبارک سے نعرۂ رسالت کا صراحت سے ثبوت مل گیا، اسی حدیث ہجرت سے صحابہ کا جلوس بھی ثابت ہے۔ مختلف جنگوں میں صحابہ کرام کا یارسول اللہ کہنا متعدد روایات سے ثابت ہے۔

فتوح الشام میں ہے کہ میدان جہاد میں حضرت کعب بن حمزہ عین لڑائی کے وقت پکار رہے تھے یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ (فتوح الشام، ص:۱۷۲)

قطع نظر از ہیئت کذائیہ (اصل شکل) جس طرح نعرۂ تکبیر سنت ہے، اسی طرح نعرۂ رسالت بھی سنت ہے۔ اگر ہیئت کذائیہ (اصل شکل) کو مدنظر رکھا جائے، تو نعرۂ رسالت کی طرح نعرۂ تکبیر بھی بدعت ہے۔

حضرت خالد بن ولیدؓ کا مقابلہ جب مسیلمہ کذاب سے ہوا، تو اس وقت مسیلمہ کذاب کے پاس ساٹھ ہزار فوج تھی اور مسلمان بہت کم تعداد میں تھے، اس جنگ میں مسلمانوں نے ایسی سختیاں اور مصائب دیکھے کہ ان کے پاؤں اکھڑ گئے جب حضرت خالد اور ان کے رفقاء نے یہ حالت نازک دیکھی تو

ثم نادی بشعار المسلمین وکان شعارھم یومئذ یا محمداہ، (البدایہ والنہایہ، ۷/۳۲۴ تاریخ ابن اثیر: ۲/۱۵۲ تاریخ طبری: ۳/۲۵۰)

چنانچہ ہر صحابی کی زبان پر یا محمداہ، یا محمداہ جاری تھا جس کا اثر یہ ہوا کہ مسیلمہ کذاب ہلاک ہوگیا۔ اس کی فوج کو شکست ہوئی۔ دیکھئے اس جنگ میں سب صحابہ کرام ہی تھے۔ اور یہ جنگ سرور کونین کی ظاہری حیات کے بعد ہوئی۔ ثابت ہوا جنگ یا کسی مشکل میں یا محمدا کہنا صحابہ کی سنت ہے۔

تواسخ التواریخ اور تاریخ واقدی میں ہے کہ جنگ یرموک میں کفار کی فوج پانچ لاکھ اور مسلمان صرف ستائیس ہزار تھے۔ ان میں ایک سو بدری صحابہ بھی تھے۔ چونکہ مسلمانوں کی تعداد کم تھی، اس لیے سخت مشکلات کا سامنا ہوا۔ آخر کار ایک طرف حضرت خالد بن ولیدؓ اور دوسری طرف سے ابوسفیان نے یکبارگی حملہ کیا۔ اس وقت سب کی زبان پر تھا یا محمد یا منصور امتک (اے محمد! اے فتحمند! اپنی امت کی خبر لیجئے!) مقام غور ہے کہ صحابہ کرام نے مشکل وقت میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارا اور استمداد کی، اس سے معلوم ہوا کہ وہ نداء کو عین ثواب سمجھتے تھے۔

حضرت ابوعبیدہؓ نے میسرہ بن مسروق کو چار ہزار سپاہیوں کا امیر مقرر کر کے دروب کی طرف روانہ فرمایا۔ ہرقل کو معلوم ہوا، تو وہ تیس ہزار کا لشکر لے کر آیا تو امیر لشکر میسرہ سخت پریشان ہوئے، گھمسان کا رن پڑا، صحاب کرام کی زبان پر یا محمداہ، یا محمداہ کے الفاظ جاری تھے۔

ناظرین کرام! صحابہ کرام کے مختلف مواقع پر یا محمداہ اور یارسول اللہ کہنے کے بعد جو شخص کہے کہ یارسول اللہ کہنا بدعت وشرک اور ناجائز ہے، تو اسے خدا کے غضب سے ڈرنا چاہیے۔

"نعرہ رسالت" کو بدعت اور ناجائز کہنے والوں کو میں چیلنج کرتا ہوں کہ وہ

قرآن پاک اور احادیث طیبہ اور مستند تواریخ کی کتب سے یہ ثابت کریں کہ سرور کونین ﷺ کے زمانہ میں یا بعد میں صحابہ کرام کے زمانہ میں کسی ایک آدمی نے ''نعرۂ تکبیر'' کہا ہو، اور ایک جماعت نے مل کر ''اللہ اکبر'' کہا ہو تو منہ مانگا انعام دیا جائے گا۔

قارئین کرام!

میں اپنی بات کو طول دینے پر معذرات خواہ ہوں۔ میرے والد گرامی اور بزرگ محترم استاذ العلماء، تاج الفقہاء حضرت علامہ محمد عبدالحق صاحب نے نعرۂ رسالت کے موضوع پر کئی ایک مدلل اور مفصل تقاریر فرمائیں احباب کے اصرار پر ہم انہیں عوام اہلسنت کے فائدہ کے لیے شائع کر رہے ہیں۔

محمد ظفر الحق

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم

اہلسنت و جماعت کا عقیدہ

''درود شریف'' الصّلوٰة والسّلام علیک یارسول الله۔

دور و نزدیک سے پڑھنا جائز ہے، آپ کو دور و نزدیک سے پکارنا جائز ہے۔

آپ کی ظاہری زندگی میں بھی اور وصال شریف کے بعد بھی خواہ ایک ہی شخص یا ایک جماعت مل کر نعرۂ رسالت ''یارسول اللہ'' لگائے، ہر طرح جائز ہے۔

دلائل: ارشاد باری تعالیٰ ہے: لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَکُمْ کَدُعَآءِ بَعْضِکُمْ بَعْضًا۔ (النور، پارہ:۱۸)

(تم لوگ رسول کے بلانے کو ایسا مت سمجھو، جیسا تم میں ایک دوسرے کو بلا لیتا ہے۔(ترجمہ: مولانا اشرف علی تھانوی)

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی بحوالہ تفسیر کمالین شرح جلالین لکھتے ہیں:۔

''حیات و ممات یعنی آپ کے وصال شریف کے بعد بھی دوامی حکم ہے کہ آپ کو تعظیم و تکریم سے پکارو! یعنی یارسول اللہ یا نبی اللہ کہو۔'' (حاشیہ ترجمہ مولانا اشرف علی تھانوی ص:۵۷۴)

تفسیر جلالین: اسی آیت کے تحت بل قولوا یا نبی الله، یارسول الله

تفسیر جمل: اسی آیت کے تحت بل نادوه و خاطبوه بالتوقیر یارسول الله یا نبی الله

بلکہ آپ کو توقیر کے ساتھ ندا اور خطاب کرو، یارسول اللہ یا نبی اللہ کہو۔

تفسیر قادری، ترجمہ تفسیر حسینی: تم رسول کو اس طرح نہ پکارو، جس طرح ایک دوسرے کو فقط نام لے کر پکارتے ہو۔ بلکہ چاہیے کہ تعظیم کے ساتھ پکارو۔ یعنی ''یارسول اللہ یا نبی اللہ'' کہو اس واسطے کہ حق تعالیٰ نے سب انبیاء علیہ السلام کو قرآن مجید میں نام لے کر پکارا اور اپنے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اچھے اوصاف کے ساتھ خطاب کیا۔

تفسیر بیضاوی: ولکن بلقبه المعظم مثل یارسول الله، یا نبی الله یعنی معظم لقب کے ساتھ پکارو، یارسول اللہ، یا نبی اللہ

تفسیر صاوی: نادوه و خاطبوه بالتعظیم والتکریم والتوقیر بان یقولوا یارسول الله، یا نبی الله۔

تفسیر جامع البیان: لاتدعو باسمه کما یدعو بعضکم بعضا قولوا رسول الله، یا نبی الله

یعنی نام لے کر نہ پکارو، جس طرح تم ایک دوسرے کو پکارتے ہو، بلکہ یارسول اللہ یا نبی اللہ کہو۔

اللہ تعالیٰ کا حضور اکرم ﷺ کو نداء کرنا: قرآن پاک میں رب العزت نے حضور اکرم ﷺ کو نداء فرمائی مثلاً یا ایها النبی، یا ایها الرّسول، یا ایها المدثّر، یا ایها المزمّل

ان تمام آیات میں حضور اکرم ﷺ کو پکارا گیا ہے۔

حضور اکرم ﷺ کا خود ایک صحابی کو یا محمد کہنے کی تعلیم دینا:

اس حدیث کو ترمذی، ابن ماجہ، نسائی، حاکم، بیہقی اور طبرانی سب نے نقل کیا ہے۔ حضرت عثمان بن حنیف فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک نابینا صحابی کو ایک دعا کی تعلیم دی کہ بعد نماز یہ دعا پڑھے:۔

''اللّٰهم اِنّی اسئلک و اتوجه الیک بمحمد نبی الرحمة یا محمد اِنّی قد توجهت بک الی ربی فی حاجتی هذه لتقضی لی اللّٰهم فشفعه فی قال ابو اسحق هذا الحدیث صحیح''

(اے اللہ! میں تجھ سے دعا مانگتا ہوں اور تیری طرف توجہ کرتا ہوں بوسیلہ تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے، کہ وہ نبی رحمت ہیں، یا محمد! میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف اس حاجت میں متوجہ ہوا ہوں کہ میرے حاجت روا بنو، الٰہی! حضور کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما)

حضرت عثمانؓ فرماتے ہیں کہ جب اس نابینا صحابی نے نماز پڑھ کر یہ دعا کی تو اللہ نے اس کو آنکھیں عطا کر دیں، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ کبھی اندھا ہی نہ تھا۔

اس حدیث کے تین حصے ہیں اور تین مسئلے ثابت ہو رہے ہیں:

☆ حصہ اول میں حضور اکرم ﷺ کے وسیلہ مبارک سے دعا کرنا۔

☆ حصہ دوم میں حضور اکرم ﷺ کو بحرف نداء یا محمد کہہ کر عرض کرنا۔

☆ حصہ سوم میں اللہ تعالیٰ سے عرض کرنا کہ حضور کی شفاعت قبول فرما۔

اب ان مولویوں سے پوچھو کہ حضور اکرم ﷺ کے وسیلہ سے دعا مانگنا اور حضور اکرم ﷺ کو یا محمد کہہ کر پکارنا، اور حضور اکرم ﷺ کو شفیع ماننا اگر شرک و بدعت ہے، تو کیا حضور اکرم ﷺ نے اپنے صحابی کو شرک و بدعت کی تعلیم دی؟ اور وہ صحابی شرک و بدعت کے مرتکب ہوئے؟

حضرت بلال ؓ کا سرور کونین کو پکارنا (نداء کرنا):

حضرت عمر فاروق ؓ کے دور خلافت میں ۱۸ھ میں قحط پڑا۔ اس قحط میں حضرت بلال ابن ۔رث مزنی ؓ سے ان کی قوم بنی مزینہ نے درخواست کی کہ ہم مرے جاتے ہیں، کوئی بکری ذبح کیجئے۔ جب آپ نے بکری ذبح کی تو فقط سرخ ہڈی نکلی۔ یہ دیکھ کر حضرت بلال پکار اٹھے۔

فنادی یا محمداہ فاری فی المنام ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتاہ فقال البشر (تاریخ ابن اثیر: ۲/۲۳۵ البدایہ والنہایہ: ۷/۹۱)

یعنی ندا کی ''یا محمداہ'' تو حضور اکرم ﷺ خواب میں تشریف لائے اور بشارت دی۔

صحابی کا تکلیف میں سرور دو عالم کو پکارنا: امام بخاری لکھتے ہیں کہ اگر کسی کا پاؤں سن ہو جائے تو کیا کہے؟ پھر حدیث نقل کرتے ہیں۔

''**حذرت رجل ابن عمر فقال له رجل اذکر احب الناس الیک فقال یا محمد**''

(حضرت عبد اللہ بن عمر کا پاؤں سن ہو گیا تو کسی نے ان سے کہا، اس کو یاد کرو جو تمہیں سب لوگوں سے پیار ہے۔ عبد اللہ نے کہا یا محمد! صلی اللہ علیہ وسلم پاؤں

اسی وقت ٹھیک ہو گیا۔)

اس کے علاوہ امام نووی شارح صحیح مسلم فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عباس کا پاؤں سن ہو گیا تو انھوں نے یا محمداہ! کہا۔ اسی وقت اچھا ہو گیا۔ گویا امام بخاری نے قیامت تک کے مسلمانوں کے لیے یہ قانون بنا دیا کہ جب بھی کسی کا پاؤں سن ہو جائے، تو وہ یا محمد کہے تو پاؤں ٹھیک ہو جائے گا۔ کیونکہ جلیل القدر صحابی نے ایسا ہی کیا امام بخاری کو شرک و بدعت کا علم نہیں تھا؟

نماز میں حضور اکرم کو خطاب کرنا: تمام اہل اسلام نماز میں ''السلام علیک ایها النبی'' پڑھتے ہیں، جمہور صحابہ کرام حیات اور بعد وصال حضور اکرم ''السلام علیک ایها النبی'' پڑھتے تھے۔

مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں ہے کہ تمام صحابہ کرام حضور اکرم ﷺ کے وصال کے بعد بھی السلام علیک ایها النبی پڑھتے رہے۔ تمام بڑے بڑے محدثین کرام اور مفسرین عظام یہ فرماتے رہے ہیں ''فاذ الحبیب فی حرم الحبیب حاضر''، یعنی جب نمازی دربار الٰہی میں نظر اٹھاتا ہے اور حبیب خدا کو حرم حبیب میں حاضر پاتا ہے تو فوراً عرض کرتا ہے۔ ''السلام علیک ایها النبی و رحمة و برکاته'' اور ساتھ ہی بڑے بڑے علماء محدثین نے یہ بھی لکھا ہے کہ ''السلام علیک ایها النبی و رحمة الله و برکاته واقعہ معراج کی حکایت کے طور پر نہ پڑھے بلکہ انشاء کا ارادہ کر کے پڑھے۔ یہی عبارت ''فتح الباری جلد دوم، ص، ۲۵۰، عمدۃ القاری شرح بخاری جلد ششم ص ۱۱۱، مواہب اللدنیہ جلد دوم ص ۲۳۳

زرقانی جلد ہفتم ص ۲۲۹، سعایہ جلد دوم ص ۲۲۷، فتح الملہم جلد دوم ص ۴۳، اوجز المسالک جلد دوم ص ۲۲۵، کتاب المیزان جلد اول ص ۱۶۷، پر بھی لکھی ہوئی ہے۔

قارئین کرام! مقام غور ہے، اگر نماز میں حضور اکرم ﷺ کو حاضر و ناظر جان کر خطاب کرنا جائز ہے، تو نماز کے باہر حضور اکرم ﷺ کو ندا کرنا بدعت و حرام کیسے ہو گیا؟ اس کو شرک و بدعت سمجھنے والے دراصل خود گمراہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو ابلیسی توحید سے بچائے۔

کوئی چیز گم ہو جائے تو اللہ کے نیک بندوں سے امداد طلب کرنا:

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی کا جانور گم ہو جائے یا کوئی اور حاجت پیش آئے اور مدد کی ضرورت ہو تو۔

''فلیقل یا عباد الله اعینونی یا عباد الله اعینونی''

اسے چاہیے کہ یوں کہے ''اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو! اے اللہ کے بندو میری مدد کرو! راوی فرماتے ہیں'' و قد جرب ذالک ''یعنی اس امر کو آزمایا بھی گیا ہے، (طبرانی، حصن حصین، ابن شیبہ، فیصلہ ہفت مسئلہ احاجی امداد مہاجر مکی، مشکوٰۃ شریف)

اور ملا علی قاری اسی حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں کہ بعض علماء ثقات نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔ مسافروں کو اس کی بہت حاجت ہے اور مشائخ کرام سے مروی ہے کہ یہ مجرب ہے اور اس کی حاجت روائی ہوتی ہے۔

مقام غور: وہابی دیوبندی حضرات نعرۂ رسالت پر شرک کا فتویٰ لگاتے ہیں اور کہتے ہیں چونکہ اس میں حضور اکرم ﷺ کی غائبانہ طور پر ندا کی جاتی ہے یعنی پکارا جاتا ہے۔ اس لیے شرک ہے۔ ہم انشاء اللہ مستند حوالہ جات سے ثابت کریں گے کہ غائبانہ طور پر بڑے بڑے صحابہ، محدثین اور مفسرین نے حضور اکرم ﷺ کو پکارا۔

امام ابن حجر مکی کا فرمان: علامہ ابن حجر مکیؒ، جنہیں علمائے دیوبند بھی اپنا مقتداء سمجھتے ہیں، اپنی کتاب ''شفاء السقام'' میں فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ السلام کو تمام انبیاء بھی پکارتے رہے ہیں۔

حضرت صفیہؓ کا حضور کو پکارنا: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے سرور دو عالم کو یوں پکارا۔

''الا یارسول الله کنت رجاء نا، و کنت بنا بر، و لم تک جافیاً''
(زرقانی علی المواہب ۸/۲۸۴)

(یارسول اللہ! آپ ہماری امید گاہ تھے اور آپ ہم شفیق تھے سخت نہ تھے۔)

حضرت زینب کا حضور اکرم ﷺ کو پکارنا: میدان کربلا میں امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت پر حضرت زینبؓ نے حضرت امام حسینؓ کی لاش مبارک کو خاک و خون میں دیکھ کر سرکار دو عالم ﷺ کو یوں پکارا۔

''یا محمداه! یا محمداه! صلی علیک الله و ملک السماه هذا حسین بالعداه مزمل بالرماه مقطع الاعضاء یا محمداه و بناتک

سبایا و ذریتک مقتلة تسفی علیها الصباء یا محمداہ! یا محمداہ!۔"

(البدایہ النھایہ:۸/۱۹۳)

(آپ پر اللہ کا اور آسمان کے فرشتوں کا درود ہو یہ حسین بے گور و کفن پڑے ہیں خون میں لت پت، اعضاء کٹے ہوئے ہیں۔ یا محمد! آپ کی بیٹیاں قیدی ہیں، اور آپ کی اولاد کو قتل کر دیا گیا ہے، ہوا ان پر خاک ڈال رہی ہے۔)

حضرت امام زین العابدین نے سرور کائنات کو یوں پکارا:

یارحمة للعالمین ادرک لزین العابدین. محبوس ایدی الظالمین فی مرکب والمذدھم۔ اے رحمت للعالمین! زین العابدین کی مدد کو پہنچو۔ اس اژدھام میں وہ ظالموں کے ہاتھ میں قید ہے۔

حضرت علامہ ابن حجر عسقلانی نے حضور اکرم ﷺ کو یوں پکارا:

"یا سیدی یارسول اللہ قد شرفت قصائدی بمدیح قدر صفاء"

اے میرے سردار! اے اللہ کے رسول! آپ کی مدح و ثناء سے میرے قصیدے عمدہ اور شرف والے ہوں گے۔

حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ نے سرور دو عالم کو یوں پکارا:

(۱) یا اکرم الثقلین یا کنز الوریٰ، جدنی بجودک و (۲) ارضنی برضاک انا طامع بالجود منک (۳) ولم یکن لابی حنیفة فی (۴) الانام سواک۔

اے ساری مخلوق سے بزرگ ترین! اے نعمت الٰہی کے خزانے! اپنی سخاوت

سے مجھے بھی عطاء فرمائیے اور اپنی رضا سے مجھ کو بھی پسند فرمائیے۔ میں آپ کی سخاوت کا طمع کرنے والا ہوں، کیونکہ سوائے آپ کے تمام مخلوق میں ابوحنیفہ کا کوئی حامی و مددگار نہیں۔)

حضرت سعدیؒ شیرازی نے سرور دو عالم کو پکارا،

چہ وصفت کند سعدی ناتمام۔

(۱) علیک الصلوٰۃ اے

(۲) نبی والسلام

(سعدی عاجز آپ کے اوصاف کیا بیان کر سکتا ہے، یارسول اللہ، آپ پر صلوٰۃ وسلام ہو)

حضرت امام شرف الدین بوصیریؒ نے سرکار دو جہاں کو یوں پکارا:

یا اکرم الخلق مالی من الو ذبه سواک عند حلول الحادث العمم

(اے بہترین خلق! آپ کے سوا میرا کوئی نہیں کہ مصیبت عامہ کے وقت جس کی پناہ لوں، مہربانی فرماؤ۔)

چنانچہ حضور نے مہربانی فرمائی، خواب میں تشریف کر دست شفقت پھیرا اور بیماری دور ہوگئی (قصیدہ بردہ)

سید العشاق علامہ جامیؒ نے سرکار دو عالم کو یوں پکارا:

(۱) از بورن [illegible] (۲) [illegible] تم نانی اللہ [illegible] خر رحمة للعالمین۔

(۴) زمہجوراں چرا فارغ نشینی

جدائی سے عالم کی جان نکل رہی ہے، یارسول اللہ رحم فرمائیے، کیا آپ رحمۃ للعالمین نہیں ہیں، پھر ہم مہجوروں سے فارغ کیوں ہو بیٹھے؟)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے حضور ﷺ کو یوں پکارا:

وصلّی علیک اللہ و یاخیر خلقہ   و یاخیر مامول و یاخیر واھب

و یاخیر من یرجی مکشف رزیۃ   ومن جودہ فاق جود السحائب

(اطیب النغم کی مدح سید العرب والعجم)

(اے بہترین کائنات! آپ پر اللہ کا درود ہو، اے بہترین امید گاہ اور بہترین عطاء فرمانے والے! اور اے وہ بہترین! جس سے سختی و مصیبت رفع کرنے کی امید کی جاتی ہے اور جس کی سخاوت برسنے والے بادلوں سے بھی زیادہ ہے۔)

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے حضور کو یوں پکارا:

یا صاحب الجمال و یا سید البشر   من وجھک المنیر لقد نور القمر

لایمکن الثناء کما کان حقہ   بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

(تفسیر عزیزی، پارہ عم، سورہ والضحیٰ)

(اے حسن و جمال والے! اور اے بشروں کے سردار! بیشک چاند آپ کے چہرہ کے نور سے منور ہے۔ یہ ممکن نہیں کہ آپ کی تعریف کما حقہ ہو سکے، سوائے اس کے اور کیا کہیں کہ خدا تعالیٰ کے بعد آپ ساری مخلوق سے برتر ہیں۔

حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی نے حضور اکرم کو یوں پکارا:

"ہر صورت کہ باشد یارسول اللہ کرم فرما۔ بلطف خود بے سروسامان را جمع سروسامان کن یارسول اللہ" (اخبار الاخیار)

(ہر حال میں ہم پر کرم فرمائیے، ہم بے سروسامان ہیں، ہمارا سروسامان آپ کا لطف و کرم ہے۔)

قارئین کرام! آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کے وصال کے بعد حضرت صفیہ، حضرت زینبؓ، حضرت امام زین العابدین جیسے اہل بیت اطہار حضور اکرم کو نداء کرتے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ حضرت امام اعظمؒ، حضرت امام ابن حجر عسقلانیؒ، حضرت شیخ سعدی، شیرازی، حضرت امام بوصیریؒ، سید العشاق مولانا جامیؒ، حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ، حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلویؒ، حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلویؒ، جیسی مسلّم فریقین ہستیاں غائبانہ طور پر سرکار دو عالم ﷺ کو پکار رہی ہیں۔ اب مزا تو تب ہے کہ ہمارے مخالفین ان حضرات پر بھی شرک کا فتویٰ صادر کریں، سلف الصالحین کی ان مقدس ہستیوں کے علاوہ خود اکابر دیوبند سے بھی حضور اکرم ﷺ کو غائبانہ طور پر پکارنا ثابت ہے۔ اب اس کا جواب تو کسی وہابی کے پاس نہیں کہ غائبانہ طور پر پکارنا شرک ہے تو خود اکابر دیوبند نے یہ مشرکانہ فعل کیوں کیا؟

اکابر دیوبند کا سرکار دو عالم کو پکارنا

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کا نام نامی محتاج تعارف نہیں۔ آپ مولوی اشرف علی تھانوی، مولوی محمد قاسم نانوتوی، احمد حسن کانپوری، مولوی رشید احمد گنگوہی وغیرہ

کے پیرومرشد ہیں، مولوی محمد قاسم نانوتوی نے ان کے متعلق کہا تھا وہ عالم کیا! بلکہ عالم گر ہے، یہی حاجی صاحب اپنی کتاب ''کلیات امدادیہ'' ص ۷۸ مطبوعہ دیوبند میں فرماتے ہیں:

یا محمد مصطفی فریاد ہے — اے حبیب کبریا فریاد ہے
سخت مشکل میں پھنسا ہوں آج کل — اے میرے مشکل کشا فریاد ہے

یہی حاجی صاحب اپنی ''کتاب گلزار معرفت، ص ۴'' پر فرماتے ہیں

شفیع عاصیاں تم ہو، وسیلہ بے کساں تم ہو — تمہیں چھوڑ کے اب کدھر جاؤں یارسول اللہ!
جہاز امت کا، حق نے کردیا آپ کے ہاتھوں — بس اب چاہو ڈباؤ یا تراؤ یارسول اللہ!
یقین ہو جائے گا کفار کو اپنی بخشش کا — جو میدان میں شفاعت کے تم آؤ یارسول اللہ!

مولوی محمد قاسم نانوتوی دیوبندی نے سرکار دو عالم کو یوں پکارا!

کروڑوں جرموں کے آگے یہ نام کا اسلام — کرے گا یہ نبی اللہ میرے پہ کیا پکار
مدد کر اے کرم احمدی کہ تیرے سوا — نہیں ہے قاسم بیکس کا کوئی حامی کار

(قصائد قاسمیہ ص:۷)

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی نے سرکار دو عالم کو پکارا:

یا شفیع العباد خذبیدی — انت فی الاضطرار معتمدی

(اے لوگوں کے شفیع! میری دستگیری فرمائیے۔ آپ ہی بوقت مصیبت میرے مددگار ہیں۔)

یارسول الالہ بابک لی — من غمام الغموم ملتحدی!

یارسول اللہ! میں غموں کے بادلوں میں گھرا ہوا ہوں، میری پناہ آپ ہی کا دروازہ ہے۔)

نواب صدیق حسن خان بھوپالی غیر مقلدین کے امام سرکار دو عالم کو یوں پکارتے ہیں:

یاسیدی یاعروتی و وسیلتی — یاعرتی فی شدۃ و رخاء

(اے میرے سردار! اے میرے سہارے! اور میرے وسیلے! اے میرے سختی ونرمی کی حالت کے ساز وسامان!)

مولوی سرفراز گکھڑوی کا اعتراف:

اگر کوئی شخص محض عشق اور محبت کے نشہ میں سرشار ہوکر ''یارسول اللہ اور نبی اللہ'' کہے تو بالکل جائز ہے اور صحیح ہے، ہم اور ہمارے اکابر اس کے قائل ہیں۔

(تبرید النواظر، ص:۴۹)

مولوی مطیع الحق دیوبندی:

علمائے دیوبند ''نداء رسول'' سے منع نہیں کرتے، یارسول اللہ اگر بلحاظ معنی بے سلیقہ اس طرح نکلا جیسے عام طور پر مصیبت کے وقت لوگ ''ماں باپ'' کو پکارتے ہیں تو بلاشک جائز ہے۔ اگر درود شریف میں معنی کا لحاظ رکھتے ہوئے یارسول اللہ کہا جائے تو جائز ہے۔ غلبہ عشق ومحبت اور وجدوجوش میں پکارا جائے، تب بھی جائز ہے۔ اگر اس عقیدے سے پکارا جائے کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس نداء کو حضور اکرم ﷺ تک اپنے فضل وکرم سے پہنچا دے گا، تو اس طرح بھی جائز ہے۔ اہل باطن اور صفائی قلب والے حضرات جن کے لیے بعد مکانی اور کثافت جسمانی دربار عالی تک درخواستوں اور عرضداشتوں کے پہنچانے میں مانع نہیں

ہوتے، اور جن کو درجہ و منصب حضوری حاصل ہے، ان کے لیے خطاب و نداء بالکل جائز ہے۔ (عقائد عالمائے دیوبند، مطبوعہ دیوبند)

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمتہ اللہ علیہ:

''یارسول اللہ'' ایک ہزار بار پڑھے، انشاء اللہ بیداری یا خواب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوگی!'' (ضیاء القلوب مطبوعہ دیوبند)

ناظرین کرام! مقام غور ہے کہ علمائے دیوبند کے اکابر حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی، مولوی محمد قاسم نانوتوی، مولوی اشرف علی تھانوی، مولوی سرفراز گکھڑوی وغیرہ تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو نداء کر رہے ہیں اور ''یارسول اللہ'' کہہ کر پکار رہے ہیں۔ لیکن آج کم فہموں کو شرک نظر آتا ہے۔ کیا وہ علم میں اپنے اکابر سے بھی بڑھ گئے ہیں؟ اور کیا شرک کی اس قسم کا ان کے اکابر کو علم نہ تھا؟

نعرۂ رسالت پر مخالفین کے اعتراضات کا قلع قمع

اعتراض:۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ'' جب حضور حاضر و ناظر ہیں تو پھر گلے پھاڑ کر نعرے لگانے سے تمہارے اعمال خبط ہو جائیں گے۔

جواب: اس کا جواب تحفہ اثنا عشریہ میں شاہ عبد العزیزؒ نے دیا ہے کہ آیت کریمہ میں ''عند النبی'' وارد نہیں ہوا بلکہ ''فوق صوت النبی'' وارد ہوا ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ جب حضور اکرم ﷺ کلام فرما رہے ہوں تو تم ان سے کلام کرتے وقت اپنی آواز ان کی آواز سے اونچی نہ کرو۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ جب حضور اکرم ﷺ کلام نہ فرما رہے ہوں، تو اس وقت بھی باآواز بلند کلام نہ کی جائے۔ اگر اس آیت کریمہ کا معنیٰ یہ نہ کیا جائے کہ ہر وقت چاہیے حضور اکرم ﷺ کلام فرما رہے ہوں یا کلام نہ فرما رہے ہوں۔ باآواز بلند کلام کرنے سے عمل ضائع ہو جاتے ہیں، تو پھر نعوذ باللہ حضرت بلال جو حضور اکرم ﷺ کے سامنے باآواز بلند اذان دیتے تھے، حضرت حسانؓ جو حضور اکرم ﷺ کے سامنے باآواز

بلند نعتیں پڑھتے تھے یا ہجرت کے موقعہ پر اہل مدینہ ''یارسول اللہ'' کے نعرے لگاتے تھے، ان سب کے اعمال ضائع ہو گئے!

اعتراض: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ''يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا'' لہٰذا تم ''الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ'' کہو، فقط یارسول اللہ کہنا بے ادبی ہے۔

جواب: ہم ''الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کے بھی منکر نہیں، مگر یہاں سوال فقط ''یارسول اللہ کا ہے۔ اگر یارسول اللہ کہنا بے ادبی ہے تو پھر تو (معاذ اللہ) خداوند علیم وخبیر نے ''یا ایھا النبی'' ''یا ایھا الرسول'' ''یا ایھا المزمّل'' ''یا ایھا المدثّر'' پکار کر اپنی مخلوق کو بے ادبی کی تعلیم دی ہے قرآن پاک میں غور کرنے سے واضح ہو جاتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کو آپ کی صفات کے ذریعے پکارنا یہ تو احترام مصطفیٰ ہے اور سنت خدا ہے۔ نیز کتب حدیث میں آتا ہے کہ صحابہ کرام ہمیشہ ''یارسول اللہ'' کہہ کر پکارتے تھے، کیا وہ حضور ﷺ کی بے ادبی کرتے تھے؟ زمانہ فاروقؓ میں صحابہ کرام میدان جنگ میں ''یارسول اللہ کا نعرہ لگاتے تھے (فتوح الشام) کیا وہ نعوذ باللہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی کرتے تھے؟

اعتراض: صحابہ کرام جب پکارتے تھے تو رسول اللہ ان کے پاس موجود ہوتے تھے اور آگے وہ اپنا مطلب بیان کرتے تھے لیکن تم نہ کوئی مطلب بیان کرتے ہو اور نہ حضور اکرم ﷺ تمہارا کے سامنے ہوتے ہیں بلکہ ویسے ہی پکارتے ہو۔

جواب: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مومنوں کے پاس ان کی جان سے بھی زیادہ قریب ہیں۔ جیسا کہ دیوبندیوں کی کتابوں ''آب حیات'' اور تحذیر الناس

میں ہے اور صحیح مسلم کے آخیر میں ہے کہ جب حضور اکرم ﷺ مدینہ طیبہ پہنچے تو اہل مدینہ ''یارسول اللہ'' یارسول اللہ پکارتے تھے، لیکن کوئی مطلب بیان نہیں کرتے تھے، مولوی وحیدالزمان غیر مقلد'' لکھتے ہیں، یہ پکارنا ان کا خوشی سے تھا۔ ثابت ہوا کہ تصور محبوب یا، ذکر حبیب سن کر فرط محبت میں ''یارسول اللہ پکارنا سنت صحابہ ہے۔

اعتراض: کیا رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری پکار کو سنتے ہیں؟

جواب: انبیاء کی طاقت کو اپنی طاقت پر قیاس کرنا بے وقوفی ہے۔ اگر حضرت سلیمان علیہ السلام کئی میل دور سے چیونٹی کی آواز سن سکتے تھے، تو ہمارے آقا و مولا جو سب نبیوں سے زیادہ علم و اختیار رکھتے ہیں، دور سے اپنے امتیوں کی پکار کو بھی سن سکتے ہیں۔ ابن قیم جس کو وہابی دیوبندی اپنا امام مانتے ہیں، لکھتے ہیں:

حضور پاک ﷺ فرماتے ہیں کہ کوئی کہیں سے درود شریف پڑھے، مجھے اس کی ہر آواز پہنچتی ہے، یہ دستور بعد وفات بھی رہے گا۔ (جلاء الافہام، ص: ۷۳)

امام جلال الدین سیوطی نقل کرتے ہیں کہ ''حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، میں تمہارا درود بلا واسطہ سنتا ہوں۔ جب حضور اکرم ﷺ امت کا درود سنتے ہیں تو امت کی پکار بھی سنتے ہیں۔'' (انیس الصبلیس: ۲۲۲)

مولانا عبدالحئی لکھنوی دیوبندی میں ایک حدیث نقل کرتے ہیں ''لوح محفوظ پر قلم چلتا تھا اور میں اس کی آواز سنتا تھا، حالانکہ میں شکم مادر میں تھا، اور فرشتے عرش کے نیچے پروردگار کی تسبیح کرتے تھے اور میں ان کی تسبیح کی آواز سنتا تھا، حالانکہ میں شکم مادر میں تھا۔ (فتاویٰ عبدالحی ،۲:۱)

مقام غور ہے کہ جب آنحضرت ﷺ شکم مادر میں فرشتوں کی تسبیح کی آواز سن سکتے ہیں، تو آپ ہماری پکار کو بھی سن سکتے ہیں۔

اعتراض: کبھی تو تم کہتے ہو کہ حضور خود سنتے ہیں، اور کبھی کہتے ہو ملائکہ سلام اور اعمال وغیرہ پیش کرتے ہیں۔ حضور اگر خود سنتے ہیں، تو ملائکہ کے پیش کرنے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: ملائکہ اس وجہ سے امت کے اعمال پیش نہیں کرتے کہ آپ ان سے بے خبر ہیں، ورنہ ملائکہ تو بندوں کے اعمال بارگاہ خداوندی میں بھی پیش کرتے ہیں تو کیا رب بھی بے خبر ہے؟ درود کی پیشی سے حضور اکرم ﷺ کی بارگاہ الٰہی میں عظمت دکھانا مقصود ہے کہ فرشتے بھی آپ کے غلام ہیں۔

اعتراض: ''فلا تدعو مع اللہ الھاً'' وغیرہ آیات میں عام طور پر غیر خدا کو پکارنے کی ممانعت آئی ہے، لہذا یارسول اللہ پکارنا منع ہے۔

جواب: وہ تمام آیات، جن میں غیر خدا کو پکارنے سے منع کیا گیا ہے، وہاں مطلق پکارنا نہیں، بلکہ وہ کسی کو برتر و اعلیٰ یعنی مستقل طاقتوں کا مالک سمجھ کر پکارنا ہے اگر ان آیات میں مردوں کو پکارنے کی نفی مراد لی جائے تو (معاذ اللہ) حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مشرک کہنا پڑے گا۔ جنھوں نے مردہ پرندوں کو پکارا (بقرہ، پارہ: ۳) اور یہ کہنا پڑے گا کہ (معاذ اللہ) خدا تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو شرک کی تعلیم دی۔ اگر مردوں کو پکارنا شرک ہوتا تو حضور اکرم ﷺ قبروں پر جا کر ''السلام علیکم یا اھل القبور'' کہنے کا حکم کیوں دیتے!

اگر ان آیات کا یہ معنی لیا جائے کہ دور سے صرف خدا کو ہی پکارنا چاہیے اور

اللہ کے غیر کو دور سے پکارنا ناجائز ہے، پھر اللہ تعالیٰ کے فرمان ''نحن اقرب الیہ من حبل الورید '' (ہم تمہاری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں) کا انکار لازم آئے گا۔ نیز حضرت عمر فاروق اعظمؓ کو نعوذ باللہ مشرک کہنا پڑے گا، جنھوں نے دور سے نداء ''یا ساریۃ الجبل '' فرمائی تھی۔ اگر ان آیات کا یہ معنی لیا جائے کہ اللہ کے ماسواء کسی غیر کو غائبانہ طور پر حاجات میں پکارنا منع ہے تو پھر حضور اکرم ﷺ کے فرمان، جس کو مستند کتب احادیث کے علاوہ علمائے دیوبند کے مرشد حاجی امداد اللہ صاحب نے بھی فیصلہ ہفت مسئلہ میں نقل کیا ہے کہ اگر کسی کا جنگل میں کوئی جانور وغیرہ بھاگ جائے یا کوئی حاجت پیش آئے تو کہے،...... ''یا عباد اللہ اعینونی '' (اے خدا کے بندو میری مدد کرو) کو شرک کی تعلیم قرار دینا پڑے گا۔

ہاں البتہ اگر غیر اللہ کو مستقل طاقتوں کا مالک سمجھ کر پکارا جائے، تو یہ شرک ہے اور کوئی سادہ لوح سنی بھی اولیاء وانبیاء کو مستقل طاقتوں کا مالک سمجھ کر نہیں پکارتا۔

تحت بالخیر

مکتبہ کی چند دیگر قابل مطالعہ کتب

1	انگریز کا ایجنٹ کون	صاحبزادہ محمد مظہر الحق بندیالوی
2	تبلیغی جماعت سے اختلاف کیوں	صاحبزادہ محمد مظہر الحق بندیالوی
3	جماعت اسلامی سے اختلاف کیوں	صاحبزادہ محمد مظہر الحق بندیالوی
4	وہابی مذہب کی حقیقت	صاحبزادہ محمد مظہر الحق بندیالوی
5	شیعہ مذہب کی حقیقت	صاحبزادہ محمد مظہر الحق بندیالوی
6	محققانہ خطاب	پیر طریقت علامہ عبد الحق بندیالوی
7	میلاد النبی کا ثبوت	پیر طریقت علامہ عبد الحق بندیالوی
8	وسیلہ قرآن و سنت کی روشنی میں	صاحبزادہ محمد ظفر الحق بندیالوی
9	فاتحہ کا ثبوت	صاحبزادہ محمد ظفر الحق بندیالوی
10	درود شریف کا ثبوت	صاحبزادہ محمد ظفر الحق بندیالوی
11	نذر و نیاز ما اہل بہ لغیر اللہ کا تحقیقی بیان	صاحبزادہ محمد ظفر الحق بندیالوی
12	توحید و شرک کی حقیقت	صاحبزادہ محمد ظفر الحق بندیالوی
13	یا رسول اللہ پکارنے کا ثبوت	صاحبزادہ محمد ظفر الحق بندیالوی

ملنے کا پتہ

مکتبہ جمالِ کرم۔ 9 مرکز الاویس

دربار مارکیٹ لاہور فون: 7324948